

شاعر کے حسن بیان کا کمال یہ ہے کہ گناہ کے عذر کی حقیقت پیش کر دے جب تک انسان کو اپنے کسی فعل پر ندامت نہ ہو، وہ اسے ناجائز نہیں سمجھتا اور اس کے لیے عذر پیش کرنے پر آمادہ نہیں ہوگا۔ شرم و ندامت کے بجائے خود عذر گناہ ہے، کیونکہ فاعل اپنے افعال کو حد درجہ ناپسندیدہ سمجھتا ہے۔ گویا محض شرم و ندامت عذر گناہ کی بہترین صورت ہے۔ پھر خدا کی رحمت سے کیا بعید ہے کہ اسے قبول کر لے۔

۴۔ لغات۔ مقتل۔ قتل گاہ۔ شہادت گاہ۔

شرح : مجھے محبوب کے ہاتھوں قتل ہونے کی بشارت مل چکی ہے۔ دیکھیے، میں کس خوشی اور شادمانی سے قتل گاہ کی طرف جا رہا ہوں۔ معلوم ہوتا ہے کہ زخموں کا خیال آتے ہی میری نگاہ کا دامن پھولوں سے بھر گیا ہے۔ خوشی کی یہ آخری حد ہے۔ اس کے سبب دو ہیں، اول یہ کہ محبوب کے ہاتھ سے قتل ہو گا، دوم یہ کہ عشق و محبت میں جن کبھی ختم نہ ہونے والی مصیبتوں سے سابقہ پڑا رہا، وہ ختم ہو جائیں گی اور ان کا جنجال کٹ جائے گا۔ زخموں کو پھولوں سے رنگینی کی بنا پر تشبیہ دی گئی ہے۔

۵۔ لغات۔ ہوا : شوق۔ لگن۔

شرح : اے محبوب! اسد کو تیری ایک نگاہ گرم کی آرزو ہے اور اسی آرزو میں اس کی جان اٹکی ہوئی ہے۔ تیرے نگاہ گرم ڈالتے ہی وہ جل مرے گا اور تیرے اس فریادی یعنی اسد نے پروانے کو اپنا وکیل بنایا ہے وجہ یہ کہ وہ بھی شمع کی لپیٹ میں، جسے شمع کی نگاہ گرم کہنا چاہیے، جل مرتا ہے۔ لہذا جو شخص محبوب کی نگاہ گرم کا مشتاق ہو، اس کے لیے پروانے سے بہتر وکیل نہیں مل سکتا۔



۱۔ شرح : محبوب نے ظلم و ستم سے ہاتھ اٹھا لیا اور عاشق کے ساتھ سختی جوڑ سے باز آئے پر، باز آئیں کیا کہتے ہیں "ہم تجھ کو منہ دکھلائیں کیا"